بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس جانور کے دانت ملتے ہوں اس کی قربانی کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر جانور کے دانت ملتے ہوں، تو کیا ایسے جانور کی قربانی جائز ہے؟

سائل : محمد طارق عطاری (راولپنڈی)

جواب

اگر جانور کے دانتوں کا مسئلہ ہو یا اس کے بعض یا کل دانت جھڑ گئے ہوں، تو اس کی قربانی کے جواز وعدم جواز کا مدار اس بات پر ہوتا ہے کہ وہ چارہ کھا سکتا ہے یا نہیں؟ اگر وہ چارہ کھا سکتا ہو، تو قربانی سے مانع عیب شمار نہیں ہوگا، اس لیے کہ دانتوں سے مقصود منفعت فوت نہ ہوئی، لہٰذا اس کی قربانی جائز ہے اور اگر چارہ نہ کھا سکتا ہو، تو اس کی قربانی جائز نہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے :

(۱) اگر جانور کے دانت ملتے ہوں، لیکن وہ چارہ کھا سکتا ہو، تو اس کی قربانی جائز ہے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ اس صورت میں بھی دوسرا بے عیب جانور لیں کہ یہ چھوٹا عیب ہے اور چھوٹے عیب والے جانور کی قربانی جائز تو ہے، لیکن مکروہ ہے، لہٰذا بہتر ہے کہ ایسا جانور قربان کیا جائے کہ جس میں چھوٹا عیب بھی نہ ہو۔

(۲) اگر وہ جانور چارہ نہیں کھا سکتا، تو اس کی قربانی جائز نہیں ہوگی، کیونکہ دانتوں سے مقصود منفعت بالکلیہ فوت ہو چکی ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں قربانی سے مانع عیب کی وضاحت کچھ یوں ہے : ”کل عیب یزیل المنفعة علی الکمال أو الجمال علی الکمال یمنع الأضحیة و ما لا یکون بھذہ الصفة لا یمنع“ ترجمہ : وہ عیب جو کسی عضو کی منفعت کو مکمل طور پر ختم کردے یا اس کی خوبصورتی کو کامل طور پر ختم کردے، وہ قربانی سے مانع ہوگا اور جو عیب ایسا نہ ہو، تو وہ قربانی سے بھی مانع نہیں ہوگا۔ (فتاوی عالمگیری، ج 5، ص 299، مطبوعہ پشاور)

جس جانور کے بعض یا کل دانت ہی نہ ہوں، اس کی قربانی سے متعلق علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : ”و لا یجوز بالھتماء التي لا أسنان لھا، وإن کانت لا تعتلف، وإن کانت تعتلف جاز وھو الصحیح“ ترجمہ : ہتماء یعنی جس کے دانت نہ ہوں اور وہ چارہ نہیں کھا سکتا، تو اس کی قربانی جائز نہیں اور اگر وہ چارہ کھا لیتا ہو، تو اس کی قربانی جائز ہے۔ یہ صحیح قول ہے۔ (البحر الرائق، ج 8، ص 201، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

فتاوی قاضی خان میں ہے : ”ان بقی لھا من الاسنان قدر ما تعتلف جاز و الا فلا“ ترجمہ : اگر اتنے دانت ہوں، جن سے چارہ چر سکے، تو اُس کی قربانی جائز ہے، ورنہ جائز نہیں۔ (فتاوی قاضی خان، ج 3، ص 240، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

ہدایہ شریف میں ہے: ”ان بقی مایمکن الاعتلاف بہ اجزأہ لحصول المقصود“ترجمہ: اگر اتنے دانت باقی ہیں، جن کے ساتھ وہ چارہ چر سکتا ہے، تو مقصود کے حاصل ہونے کی وجہ سے اُس جانور کی قربانی جائز ہے۔ (الھدایہ، ج4، ص448، مکتبہ رحمانیہ، لاھور)

اس کے تحت علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”لأن المقصود من الأسنان الأكل بها فاعتبر بقاء المقصود دون غیرہ“ترجمہ: کیونکہ دانتوں سے مقصودان کے ساتھ کھانا ہے، تو مقصود کی بقاء کا اعتبار کیا جائے گا، نہ کہ اس کے علاوہ کسی چیز کا۔ (البنایۃ، ج12، ص41، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

ردالمحتار میں جانور کے ہر قسم کے عیب سے پاک ہونے کے متعلق ہے: ”قال القهستاني: واعلم أن الكل لا يخلو عن عيب، و المستحب أن يكون سليما عن العيوب الظاهرة، فما جوز ههنا جوز مع الكراهة كما في المضمرات“یعنی قہستانی نے کہا: تو جان لے کہ تمام جانور عیب سے خالی نہیں ہوتے اور مستحب یہ ہے کہ جانور تمام ظاہری عیوب سے پاک ہو اور جو تھوڑے عیب والے جانور کی قربانی کو جائز قرار دیا ہے، وہ کراہت کے ساتھ اس کا جواز مراد ہے، جیسا کہ مضمرات میں ہے۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، ج09، ص536، مطبوعہ کوئٹہ)

صدرالشریعۃ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہیے اور تھوڑا سا عیب ہو، تو قربانی ہو جائے گی، مگر مکروہ ہوگی۔“ (بہار شریعت، ج03، حصہ15، ص340، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: PIN-7755

تاریخ اجراء: 01ذوالحجۃ الحرام1447ھ/18مئی2026ء